

## دانیال کی کتاب - نمبر پچپن

نبوت کے نقش و نگار کی پردہ کشائی: دانیال پر جبریل کا مکاشفہ

Jeff Pippenger

2024-01-19

جب دانی ایل کو یرمیاہ کی نبوت میں مذکور اسیری کے ستر برس اور موسیٰ کی قسم اور لعنت کی سمجھ آ گئی تھی، تو جبرائیل اس کے پاس آیا۔

اس کی سلطنت کے پہلے سال میں، میں، دانی ایل، نے کتابوں کے مطالعہ سے برسوں کی اس تعداد کو سمجھا جن کے بارے میں خداوند کا کلام یرمیاہ نبی پر آیا تھا، کہ یروشلم کی ویرانیوں میں ستر برس پورے ہوں گے۔ ... ہاں، تمام اسرائیل نے تیری شریعت سے تجاوز کیا ہے، یعنی برگشتہ ہو کر، تاکہ وہ تیری آواز کی فرمانبرداری نہ کریں؛ اس لیے لعنت ہم پر انڈیلی گئی ہے، اور وہ قسم بھی جو خدا کے بندہ موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہے، کیونکہ ہم نے اس کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اور اس نے اپنے کلام کو قائم کر دکھایا، جو اس نے ہمارے خلاف اور ہمارے ان حاکموں کے خلاف کہا تھا جو ہم پر حکومت کرتے تھے، ہم پر ایک بڑی آفت لا کر؛ کیونکہ تمام آسمان کے نیچے ایسا نہیں ہوا جیسا یروشلم پر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہے، یہ ساری بلا ہم پر آئی؛ تو بھی ہم نے خداوند اپنے خدا کے حضور دعا نہ کی کہ ہم اپنی بدکاریوں سے پھر آئیں اور تیری سچائی کو سمجھیں۔ پس خداوند نے اس بلا پر نگاہ رکھی اور اسے ہم پر لایا؛ کیونکہ خداوند ہمارا خدا اپنے سب کاموں میں جو وہ کرتا ہے راست ہے؛ کیونکہ ہم نے اس کی آواز نہ مانی۔ دانی ایل 9:2، 11-14۔

وہ لفظ جو دانی ایل نے استعمال کیا اور جس کا ترجمہ "قسم" کیا گیا ہے، وہی لفظ موسیٰ نے استعمال کیا جس کا ترجمہ "سات بار" کیا گیا ہے، کتاب احبار باب چھبیس میں۔ سسٹر وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ باب نو میں دانی ایل یرمیاہ کی ستر برس کی مدت اور دو ہزار تین سو برس کی مدت کے باہمی تعلق کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ باب آٹھ میں جبرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ دانی ایل کو دو ہزار تین سو دنوں والی رؤیا سمجھائے، اور باب نو میں واپس آ کر جبرائیل اپنے کام کی تکمیل کرتے ہوئے دانی ایل کو بتاتے کہ وہ ذہنی طور پر ان دو رؤیوں کو ایک دوسرے سے الگ کرے جو ابواب سات، آٹھ اور نو کا موضوع رہی ہیں۔ یہ دونوں رؤیا "علم میں اضافہ" کے اس موضوع سے متعلق ہیں جس پر سے مہر 1798 میں ہٹا دی گئی تھی۔

یرمیاہ کے ستر سال اور موسیٰ کی "لعنت" دونوں "سات وقت" کی علامتیں ہیں، جیسا کہ موسیٰ کی "قسم" میں اس کی نمائندگی کی گئی ہے، تاہم جبرائیل دو ہزار تین سو سال کی مدت کی تقسیم پیش کرنے جا رہا ہے۔ اس کی صحیح تقسیم اسی وقت ممکن ہے جب رونڈے کی رویا ("chazon") اور ظہور کی رویا ("mareh") کے باہمی تعلق کو درست طور پر ایک دوسرے سے جدا کر کے سمجھا جائے۔ جبرائیل نے یہ واضح کرنے سے آغاز کیا کہ یہودیوں کے لیے چار سو نوے سال کی مہلت کی مدت دی گئی تھی۔ یہ مدت اسی چار سو نوے سالہ بغاوت کے عرصے کے برابر تھی جس کے نتیجے میں ستر سال کی اسیری ہوئی۔

آیت چوبیس میں "determined" کا لفظ 457 قبل مسیح میں تیسرے فرمان کے جاری ہونے سے لے کر 34 عیسوی میں اسٹیفن کی سنگساری تک کے عرصے کی طرف اشارہ کرتا ہے، لیکن آیات چھبیس اور ستائیس میں "determined" کا لفظ بت پرستی اور پاپائیت کی ویران کن طاقتوں کی نشان دہی کر رہا ہے۔

اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائے گا، لیکن اپنے لیے نہیں؛ اور آنے والے رئیس کی قوم شہر اور مقدس کو برباد کرے گی؛ اور اس کا انجام سیلاب کی مانند ہوگا، اور جنگ کے آخر تک ویرانیاں مقرر ہیں۔ اور وہ ایک ہفتے کے لیے بہتوں کے ساتھ عہد کو مضبوط کرے گا؛ اور ہفتے کے وسط میں وہ قربانی اور ہدیہ کو موقوف کرے گا، اور مکروہات کے پھیلاؤ کے سبب وہ اسے ویران کرے گا، یہاں تک کہ خاتمہ ہو؛ اور جو مقرر کیا گیا ہے وہ ویران کرنے والے پر انڈیلا جائے گا۔ دانی ایل 9:26، 27.

جبرائیل دانی ایل کو بتاتا ہے کہ 'مسیح' کے 'منقطع' ہونے کے 'بعد' آنے والے شہزادے کی قوم شہر اور مقدس کو تباہ کرے گی۔ '66 سے 70 عیسوی تک جاری رہنے والے محاصرے میں، جو بالکل ساڑھے تین سال تک چلا، بت پرست روم نے 'شہر اور مقدس' کو تباہ کر دیا۔ جبرائیل یہ واضح کرتا ہے کہ 'جنگ کا انجام' 'سیلاب کے ساتھ' ہوگا، اور یہ کہ جنگ 'ویرانیوں' پر مشتمل ہوگی۔ یروشلم اور مقدس کے خلاف جو جنگ انجام دی گئی وہ وہی روند ڈالنا تھا جو بت پرستی اور پاپائیت کے ذریعے کیا گیا۔ ابتدا میں یروشلم کو تباہ کرنے والی بت پرست طاقت بابل تھی، لیکن مسیح کے مصلوب کیے جانے کے بعد اسے تباہ کرنے والی بت پرست طاقت بت پرست روم تھی۔ تاہم مقدس اور لشکر کے خلاف جنگ دو اجاڑ دینے والی قوتوں کے ذریعے انجام پائی، اور کلام مقدس میں ان دو اجاڑ دینے والی قوتوں میں سے دوسری پاپائیت ہے۔

پاپائیت وہ طاقت ہے جسے 'سیلابی کوڑا' قرار دیا گیا ہے؛ یہ دانی ایل گیارہ کی آیت چالیس میں وہی قوت ہے جو 'آمدتی ہے اور گزر جاتی ہے'۔ یروشلم کو روندنے کا سلسلہ جو بابل سے شروع ہوا، اور اس لوہے کی قوم کے ساتھ جاری رہا جو پر اسرار باتیں بولتی تھی—جیسا کہ استثنا میں موسیٰ نے پیش کیا—اس کے بعد پاپائیت آئی۔ روندنا جانے کے اختتام تک 'ویرانیاں' 'مقرر کی گئی تھیں'۔ آیت ستائیس میں، مسیح بہتوں کے ساتھ ایک ہفتے کے لیے عہد کو پختہ کرتا ہے۔ اُس ہفتے کے بیچ میں، زمینی قربانی کا نظام موقوف ہو جائے گا کیونکہ مسیح نے آسمانی مقدس میں اپنی سردارکہانت کی خدمت شروع کی۔ یہودیوں کی نافرمانی کے سبب، اُس مہلت کے زمانے میں جو اُن کے لیے متعین کیا گیا تھا، مقدس اور شہر پھر سے ویران کیے جانے تھے۔

آیت کہتی ہے: "مکروہات کے پھیلاؤ کے سبب وہ اسے ویران کر دے گا، حتیٰ کہ انجام تک؛ اور جو ٹھہرایا گیا ہے وہ ویران پر انڈیلا جائے گا۔" جب یہودیوں نے بالآخر اپنی آزمائشی مدت کا پیالہ لبریز کر دیا، تو شہر اور مقدس جنگ کے انجام تک ویران رہنے تھے۔ 1798 میں پامالی کے "انجام" پر یہ "ٹھہرایا" گیا تھا کہ پاپائیت کو ایک مہلک زخم ملے گا۔ پھر شہر اور مقدس کی بحالی اور تعمیر نو ہونی تھی، جیسا کہ اُس نمونے میں ظاہر ہوا جب یہودی تین فرمانوں کے تحت حقیقی بابل سے نکلے تھے۔

اس جنگ کے انجام تک یروشلم پاپائی اقتدار کے ہاتھوں پامال کی جاتی رہنی تھی۔ وہ نبوی مدتیں جو تیئیس سو برس کے اندر الگ الگ ادوار تشکیل دیتی ہیں، درست طور پر تبھی سمجھ میں آ سکتی ہیں جب ستر برس کی پامالی کی رؤیا کا تعلق مقدس اور لشکر کی بحالی کی رؤیا کے ساتھ سمجھا جائے۔ لعنت موسیٰ کی پراگندگی کی رؤیا کو رد کرنا جمع کی رؤیا کو رد کرنا ہے۔ ستر برس کی رؤیا پراگندگی کی رؤیا ہے۔ تیئیس سو برس کی رؤیا جمع کی رؤیا ہے۔ ستر برس کی رؤیا پراگندگی کی "chazon" رؤیا ہے، اور تیئیس سو برس کی رؤیا جمع کی "mareh" رؤیا ہے۔

پس جسے خدا نے جوڑ دیا ہے، اسے آدمی جدا نہ کرے۔ مرقس 10:9

دو رؤیا نبوی طور پر آپس میں ملا دی گئی ہیں، اور ان میں سے ایک کو رد کرنا دونوں کو رد کرنا ہے۔ یہ حقیقت ظاہر کرتی ہے کہ باوجود اس کے کہ ایڈونٹ ازم یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ دو ہزار تین سو سالہ پیشگوئی کو قائم رکھتی ہے، انہوں نے ایڈونٹ ازم کے مرکزی ستون کو بھی رد کر دیا ہے، ٹھیک اسی طرح جیسے انہوں نے 1863 میں 'سات اوقات' کو رد کیا تھا۔ کیا یہودی خدا کی شریعت پر عمل کرنے کا

دعویٰ نہیں کرتے تھے؟ کیا قدیم اسرائیل مسیحا کے منتظر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا تھا؟ اگر کسی دعوے میں کلام خدا کی پاسداری نہ ہو تو وہ بے معنی ہے۔

آخر کار میلرائٹس نے 22 اکتوبر 1844 کو دو ہزار تین سو دنوں کی مدت کے خاتمے کے طور پر قرار دیا، لیکن ان کی سمجھ محدود تھی۔ عظیم مایوسی کے بعد ہی آسمانی مقدس اور اس تاریخ کو قدس الاقداس میں مسیح کے ظہور کے بارے میں روشنی آئی۔ اس تاریخ کے بعد ہی انہوں نے تیسرے فرشتے کے پیغام اور خدا کی شریعت کو پہچانا۔

خداوند نے تئیس سو سال سے متعلق نبوت کی روشنی کو بڑھانے کا ارادہ کیا، اور 1856 میں اس نے مزید روشنی کے لیے دروازہ کھولا، لیکن اگلے سات برسوں میں ایڈونٹسٹ تحریک نے وہ دروازہ بند کر دیا۔ 11 ستمبر 2001 کے بعد ہی ایسا ہوا کہ خداوند نے نبوت کے طالب علموں کو دوبارہ بیرم ایڈسن کے مضامین کی طرف رہنمائی کی، اور 'سات وقت' کی روشنی ایک بار پھر بڑھنے لگی۔

تئیس سو سالہ پیشگوئی اور پچیس سو بیس سالہ پیشگوئی کے درمیان ربط کو ماننے سے انکار کرتے ہوئے، ایڈونٹزم کی 22 اکتوبر 1844 کے بارے میں تفہیم ناقص اور ادھوری رہ گئی۔

جب S. S. Snow نے مصلوبیت کی تاریخ کو حتمی طور پر طے کیا، تو 22 اکتوبر، 1844 کی تاریخ قرار پائی۔

پس جان لے اور سمجھ لے کہ یروشلم کی بحالی اور تعمیر کے فرمان کے جاری ہونے سے مسیح پیشوا تک سات ہفتے اور باسٹھ ہفتے ہوں گے؛ گلی دوبارہ بنائی جائے گی اور فصیل بھی، بلکہ مصیبت کے زمانوں میں۔ اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائے گا، مگر اپنے لیے نہیں؛ اور آنے والے ایک سردار کی قوم شہر اور مقدس کو تباہ کرے گی؛ اور اس کا انجام سیلاب کے ساتھ ہوگا، اور جنگ کے انجام تک ویرانیاں مقرر ہیں۔ اور وہ ایک ہفتہ کے لیے بہتوں کے ساتھ عہد مضبوط کرے گا؛ اور ہفتہ کے بیچ میں وہ قربانی اور ہدیہ بند کر دے گا؛ اور مکروہ چیزوں کے پھیلاؤ کے سبب وہ اسے ویران کر دے گا، یہاں تک کہ انجام تک؛ اور جو مقرر کیا گیا ہے وہ ویران حال پر انڈیل دیا جائے گا۔  
دانی ایل 25:9-27.

ملرائٹس نے مصلوبیت کی درست تاریخ کو پہچانا، اور پھر تئیس سو سالہ مدت کے اختتام کی بھی نشاندہی کی گئی۔ "ہفتہ کے وسط" میں "مسیح کا قتل کیا جانا"—وہ زمانہ جس میں مسیح نے "عہد" کی تصدیق کی—اس بنا پر کہ یہودیوں نے اپنی مہلت آزمائش کا پیالہ لبریز کر دیا تھا، جس کی نمائندگی "مکروہات کے پھیلاؤ" سے ہوتی ہے—اس کی بھی نشاندہی کی گئی۔ صلیب وہ تاریخی سنگ میل بن گئی جو پیغام آدھی رات کی پکار کی پہچان کے لیے ناگزیر تھا۔

اُن آیات میں پائی جانے والی اس روشنی کے باوجود جس نے خدا کی قدرت کے ایسے زور آور ظہور کو جنم دیا، ملرائٹس کبھی اُن آیات کی اُس سمجھ تک نہ پہنچے جس کی نمائندگی دانی ایل کی اس خواہش سے ہوتی ہے کہ وہ دونوں رویا کے باہمی تعلق کو سمجھے۔ وہ ہفتہ جس میں مسیح نے عہد کی تصدیق کی دو ادوار میں تقسیم تھا؛ سسٹر وانٹ نے بعد میں انہیں ساڑھے تین سال پر مشتمل مسیح کی ذاتی خدمت، اور اس کے بعد شاگردوں کے ذریعے نمایاں کی گئی اُس کی خدمت کی نمائندگی قرار دیا۔ انہوں نے یہ تو دیکھا کہ صلیب کا تاریخی سنگ میل 22 اکتوبر 1844 کی تاریخ متعین کرنے کا لنگر بن گیا، مگر یہ نہ دیکھا کہ یہ ساڑھے تین سال کے دو یکساں ادوار کے مرکز کی بھی نمائندگی کرتا تھا، اور یوں "سات وقت" کی نمائندگی کرتا تھا، جسے خدا نے موسیٰ کے وسیلہ سے "اپنے عہد کا جھگڑا" کہا۔

تب میں بھی تمہارے خلاف چلوں گا، اور تمہارے گناہوں کے سبب تمہیں پھر سات گنا سزا دوں گا۔ اور میں تم پر ایسی تلوار لاؤں گا جو میرے عہد کے جھگڑے کا بدلہ لے گی؛ اور جب تم اپنے

شہروں کے اندر جمع ہوگے، تو میں تمہارے درمیان وبا بھیجوں گا؛ اور تم دشمن کے ہاتھ میں سپرد کیے جاؤ گے۔ احبار 26:24، 25۔

جب مسیح بہتوں کے ساتھ عہد کی تصدیق کر رہا تھا، تو یہ وہی عہد تھا جس پر اس کی نافرمان یہودیوں سے جھگڑا تھا۔ "اس کے عہد کا جھگڑا" 723 قبل مسیح میں شروع ہوا، جب آشوریوں نے شمالی مملکت کو اسیری میں لے لیا، اور پھر بارہ سو ساٹھ نبوتی دنوں تک بت پرستی نے اسرائیل ظاہری کو روند ڈالا۔ اس پامالی کے بعد مزید بارہ سو ساٹھ نبوتی دن آئے، جن میں پاپائیت نے اسرائیل روحانی کو پامال کیا۔

وہ نبوتی ہفتہ جس میں مسیح نے عہد کو مضبوط کیا، تئیس سو سالہ رؤیا کی تکمیل میں تھا، اور اس نے پچیس سو بیس سالہ رؤیا کی بھی نمائندگی کی۔ ملیرائٹس نے تئیس سو سالہ نبوت کے بارے میں اتنا سمجھ لیا تھا کہ وہ 'ادھی رات کی پکار' کے پیغام کا درست طور پر اعلان کر سکیں، لیکن انہوں نے اس روشنی کے بعض حصے کو رد کرنے کا انتخاب کیا جو باب نو میں جبرئیل کی تعبیر کے ذریعے پہنچانے کے لیے مقصود تھی۔

جبرائیل نے دانیال کو ہدایت دی تھی کہ وہ دو رویاؤں کو درست طور پر الگ (ذہنی طور پر جدا) کرے، جنہیں "امر" اور "رویا" کے طور پر پیش کیا گیا تھا، اور اسی مشورے کی تعمیل میں سسٹر وانٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ یہی دانیال کا اصل بار تھا جب وہ ستر ہفتوں (جو "سات مرتبہ" کی علامت ہے) اور تئیس سو سال کے باہمی تعلق کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایڈونٹ ازم کی 'سات زمانوں' کی تردید نے انہیں ایسی حالت میں لا کھڑا کیا کہ وہ یہ سمجھ نہ سکے کہ چار سو نوے برس کی پہلی مدت، جو تئیس سو برسوں میں سے منقطع کی گئی تھی، عہد شکنی کی نمائندگی کرتی تھی جیسے موسیٰ 'اس کے عہد کا جھگڑا' قرار دیتا ہے۔

انہیں یہ پہچانے سے بھی روکا گیا کہ ہفتے کے وسط میں ہونے والی مصلوبیت صرف تاریخ کی نشاندہی کرنے سے بڑھ کر تھی، کیونکہ اس نے عہد کے خون کے تعلق سے اسرائیل کی نافرمانی کے ساتھ مسیح کے تنازع کے عین مرکز کی نشاندہی کی۔ وہ اس حقیقت سے اندھے تھے کہ صلیب پر جو خون بہتوں کے لیے بہایا گیا، جو اس کے عہد کی توثیق کر رہا تھا، وہ احبار باب پچیس اور چھبیس میں بیان کیے گئے عہد کی بھی توثیق کر رہا تھا۔

قدیم اسرائیل نے اپنے اوپر ایک عہد لے لیا، اور اس عہد کی تعریف انہوں نے اپنے اس اعلان کی صورت میں کی کہ 'جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے، ہم کریں گے'، اس سے بالکل بے خبر کہ وہ عہد جو مسیح پیش کر رہے تھے یہ تقاضا کرتا تھا کہ اس کی شریعت دل پر لکھ دی جائے۔ عہد کی شرائط کی ان کی فریسیانہ تعریف نے انہیں حقیقی عہد کو سمجھنے اور اسے قبول کرنے سے روک دیا۔

جدید اسرائیل نے ہفتے کے وسط میں صلیب کے خون کو ایسی اصطلاحات میں بیان کیا ہے جو جدید اسرائیل کے لیے وہی اندھا پن پیدا کرتی ہیں جو قدیم اسرائیل پر تھا جب انہوں نے مسیحا کو رد کیا اور اعلان کیا کہ ان کا کوئی بادشاہ نہیں سوائے قیصر کے۔

عصر حاضر کا اسرائیل اس حقیقت سے بے خبر ہے کہ وہ تاریخ جو جبرائیل نے دانیال کے لیے بیان کی تھی نہ صرف عہد کی تصدیق کو شامل کرتی ہے بلکہ ان پر لائی جانے والی پراگندگی کو بھی جو اس عہد کو ٹھکراتے ہیں، کیونکہ آیات بتاتی ہیں کہ بت پرست روم (وہ آنے والا شہزادہ) شہر اور مقدس کو تباہ کرے گا، اور یہ کہ جنگ کے آخر تک (جس نے مقدس اور لشکر کو پامال کیا) "ویرانیاں" بطور جمع مقرر کی گئیں۔

اس تاریخ میں جس میں مسیح نے بہتوں کے ساتھ عہد کی توثیق کے لیے اپنا خون بہایا، بت پرست اور پاپائی روم کی دو ویران کرنے والی قوتیں خاص طور پر شناخت کی گئی ہیں۔ صلیب پر بہایا گیا خون وہی ہے جسے مسیح آسمانی مقدس میں لے کر آتا ہے، اور یہ اُس کے کام کی علامت ہے جس کی نمائندگی تئیس سو برس کی "mareh" رؤیا کرتی ہے۔ وہ تاریخ پچیس سو بیس برس کی "chazon" رؤیا کی تاریخ کے ساتھ گنھی ہوئی ہے، جیسا کہ ان دو ویران کرنے والی قوتوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے جو مقدس اور لشکر کو پامال کریں گی۔

ملر کے خواب میں جواہرات کے طور پر جن سچائیوں کی نمائندگی کی گئی تھی، وہ سورج کی طرح چمک رہی تھیں، مگر وہ نامکمل تھیں۔ آخری دنوں میں، جب آدھی رات کی پکار کو حرف بہ حرف دہرایا جائے گا، تو وہی جواہرات "Man" "brush Man" کے ذریعے نئے، بڑے صندوق میں ڈال دیے جائیں گے، اور پھر وہ اپنی ابتدائی حالت سے دس گنا زیادہ روشن ہو جائیں گے۔ وہ آخری آدھی رات کی پکار کے پیغام کی کسوٹی بن جاتے ہیں۔ ان جواہرات کی واضح نشاندہی حبقوق کے پیش گوئی کردہ دو گواہوں نے، جدولوں کی صورت میں، کی تھی۔ جب 1843 اور 1850 کے پیش رو چارٹس کے دو جدول "سطر بہ سطر" ایک دوسرے پر رکھے جاتے ہیں، تو ملر کے جواہرات کی واضح نشاندہی ہو جاتی ہے، اور یوں وہی جواہرات آخری آدھی رات کی پکار کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ان دونوں چارٹس پر موجود زیادہ تر حقائق ایسی پیشین گوئیوں کی عکاسی کرتے ہیں جو 1844 سے پہلے پوری ہو چکی تھیں، مثلاً دانیال باب سات اور آٹھ کے درندوں کی شناخت۔ دانیال باب دو کا مجسمہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ بحث بھی موجود ہے کہ اس رویا کو قائم کرنے والی قوت روم ہے یا انطیوخس ایبیفینیس۔ پہلی مایوسی اور حبقوق اور دس کنواریوں کے "تاخیر کے وقت" کا ذکر بھی ہے۔ تیسرے فرشتے کی آمد بھی موجود ہے، اور آسمانی مقدس بھی۔ "روزانہ" بت پرستی کی علامت کے طور پر بھی موجود ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسلام کے تین ویل بھی وہاں ہیں۔ جب ان سب کو یکجا کیا جاتا ہے تو یہ چارٹس "علم میں اضافہ" کی ایک مثال پیش کرتے ہیں، جو اُس وقت واقع ہوتا ہے جب یہوداہ کے قبیلے کا شیر کسی نبوی سچائی کی مہر کھولتا ہے۔

جب ہم 1798 میں وقتِ اختتام پر کھولے گئے نبوی علم کی علامت کے طور پر دریائے اُلانی کی رؤیا پر اپنے غور و فکر کو سمیٹتے ہیں—وہ علم جو بڑھتا گیا حتیٰ کہ ولیم ملر کے خواب کے نئے، بڑے صندوق میں جواہرات بن کر جمع ہو گیا—تو ہم اُن ملرائیٹ سچائیوں کی طرف دوبارہ رجوع کریں گے جو اپنی تاریخ میں نامکمل تھیں۔ کچھ تو اس تاریخی زمانے کی وجہ سے نامکمل رہ گئیں جس میں ملرائٹس زندگی گزار رہے تھے، اور کچھ اُن کی نافرمانی کے باعث ادھوری رہیں جنہوں نے تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی کے ساتھ قدم ملا کر چلنے سے انکار کیا۔

ہم ان باتوں کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

جنہیں خدا نے پیغام دے کر بھیجا ہے وہ تو محض انسان ہیں، مگر وہ جو پیغام اٹھائے ہوئے ہیں، اس کی نوعیت کیا ہے؟ کیا تم اس لیے تنبیہات سے منہ موڑنے یا انہیں ہلکا سمجھنے کی جسارت کرو گے کہ خدا نے یہ پوچھنے کے لیے تم سے مشورہ نہ کیا کہ کیا پسند کیا جانا چاہیے؟ خدا ایسے آدمیوں کو بلاتا ہے جو بولیں، جو بلند آواز سے پکاریں اور دریغ نہ کریں۔ خدا نے اسی زمانے کے لیے اپنا کام کرنے کو اپنے پیغامبر اٹھا کھڑے کیے ہیں۔ کچھ لوگ مسیح کی راستبازی کے پیغام سے ہٹ کر ان آدمیوں اور ان کی خامیوں پر نکتہ چینی کرنے لگے ہیں، کیونکہ وہ حق کے پیغام کو مطلوبہ لطافت اور آراستگی کے ساتھ نہیں سناتے۔ ان میں جوش ضرورت سے زیادہ ہے، وہ حد سے زیادہ سنجیدہ ہیں، بہت قطعیت سے بولتے ہیں، اور یوں وہ پیغام جو بہت سے تھکے ماندہ اور مظلوم دلوں کے لیے شفا، زندگی اور تسلی لا سکتا تھا، کسی حد تک خارج کر دیا جاتا ہے؛ کیونکہ جس قدر بااثر لوگ اپنے دل بند کرتے اور خدا کے فرمائے کے برخلاف اپنی مرضی قائم کرتے ہیں، اسی قدر وہ ان لوگوں سے نور کی کرن چھیننے کی کوشش کریں گے جو روشنی اور زندگی بخش قوت کے لیے ترستے اور دعا کرتے

آئے ہیں۔ مسیح نے اپنے خدام کے خلاف کہے گئے سب سخت، متکبرانہ اور تمسخر آمیز کلمات کو اپنے ہی خلاف کہے گئے اقوال کے طور پر درج کر لیا ہے۔

تیسرے فرشتے کا پیغام سمجھا نہیں جائے گا؛ وہ روشنی جو اپنے جلال کے ساتھ زمین کو منور کرے گی، اسے وہ لوگ جو اس کے بڑھتے ہوئے جلال میں چلنے سے انکار کرتے ہیں، جھوٹی روشنی کہیں گے۔ جو کام کیا جا سکتا تھا، وہ منکرین حق کے عدم ایمان کے باعث ناتمام رہ جائے گا۔ اے وہ لوگو جو حق کی روشنی کی مخالفت کرتے ہو، ہم تم سے التماس کرتے ہیں کہ خدا کی قوم کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ آسمان کی بھیجی ہوئی روشنی ان پر صاف اور مسلسل شعاعوں کے ساتھ چمکے۔ خدا تمہیں، جن تک یہ روشنی پہنچی ہے، اس کے استعمال کے بارے میں جواب دہ ٹھہراتا ہے۔ جو سننا نہیں چاہتے وہ جواب دہ ٹھہرائے جائیں گے؛ کیونکہ حق ان کی پہنچ میں لایا گیا ہے، مگر انہوں نے اپنے مواقع اور مراعات کو حقیر جانا۔ الہی اسناد کے حامل پیغامات خدا کی قوم کو بھیجے گئے ہیں؛ مسیح کا جلال، عظمت اور راستبازی—جو نیکی اور سچائی سے لبریز ہیں—پیش کی گئی ہیں؛ یسوع مسیح میں الوہیت کی پوری معموری ہمارے درمیان حسن و لطافت کے ساتھ ظاہر کی گئی ہے، تاکہ وہ سب کو مسحور کر دے جن کے دل تعصب سے بند نہیں تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے ہمارے درمیان کام کیا ہے۔ ہم نے نفوس کو گناہ سے راستبازی کی طرف پھرتے دیکھا ہے۔ ہم نے تائب دلوں میں ایمان کو پھر زندہ ہوتے دیکھا ہے۔ کیا ہم ان کوڑھیوں کی مانند ہوں گے جو پاک کیے گئے تھے، جو اپنی راہ چل دیے، اور صرف ایک ہی خدا کو جلال دینے کے لیے لوٹا؟ بلکہ اؤ ہم اس کی نیکی بیان کریں، اور دل سے، قلم سے اور آواز سے خدا کی حمد کریں۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 27 مئی، 1890.